



بچے ناگاپتنم کے آئی آئی ٹی
کہیس میں کھیل رہے ہیں۔ پہاں
بچوں کے کھیل کو دکھ لئے یہ
انتظام یو ایس ایڈ کے تعاون سے
ایکسنورانے کرایا ہے۔

سنسنامی کے بعد

من: اے وینکٹ نارائن
تصاویر: ہیمنت بھٹناگر

سنامی کی تباہ کاریوں کے ایک سال بعد تامل ناٹو میں زندگی معمول پر آنے لگی
ہے حالانکہ ماضی کو بھلانا آسان نہیں ہو گا۔ حالات کی بہتری مقامی، قومی اور
عالیٰ سطح کی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیموں کے تعاون کا نتیجہ ہے۔



دسمبر ۲۰۰۳ کو قیامت برپا کرنے والے سمندری طوفان سماں نے جن سینکڑوں بچوں کو اجڑا تھا، تالہ ناؤں میں ماہی گیروں کی یہ چھوٹی سی بیٹتی بھی انہیں میں سے ایک تھی۔ اور وہ کی طرح کے ریا تھی بھی طوفان سے متاثر ہوئی تھی۔ اب وہ پورے دن کتابوں کی جلد سازی کر کے ماہانہ ۲۰۰۰ روپے کمائی ہے۔ اس سلسلے میں وہ اکرائیٹی کے سرکاری اسکول سے آڑ دلاتی ہے۔ سماں متاثرین کو لئے وادی امداد میں سے اس نے ۲۵،۰۰۰ روپے قیمت کی ایک مشین بھی خریدی ہے جس سے وہ کتابوں کے کنارے تراشی ہے۔ اپنی آمدی سے ریا تھی نہ صرف اپنے بچوں کے علمی مصارف کا بوجھا تھا بلکہ اپنے ماہی گیر شوہر کی آمدی میں معافہ بھی کرتی ہے بالخصوص جب محصلیاں کم تعداد میں ہاتھ گی ہوں یا ان ایام میں جب محصلیوں کے شکار پر پابندی عائد ہو۔

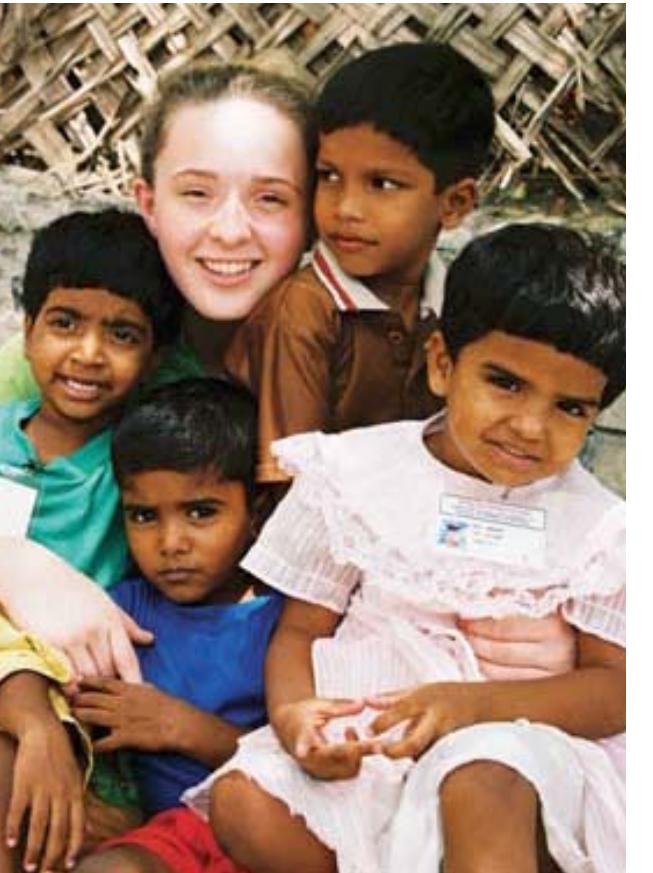


آبادکاری کرنے والی رضا کار تیزیوں نے ان عورتوں کو حکل چند کھلی شہرناگا پتمنہ میں سماں کے سبب سب سے زیادہ ہلاکتیں نہیں میں ہی ان غونوں میں طلاق کر دیا ہے۔ یہ کوئی تھیں۔ بیہاں پر جیکٹ لنسرن اٹرنسٹیشن کے رضاکاروں سے ہلاکت نہیں۔ سماں کے کم و بیش ایک سال بعد، سرکاری ایجنسیاں اور ہو کے ہلاکت نہیں۔ سمندر کے مشترق سواحل پر قبرہ پر پا کر رہے ہیں۔ ہزاروں گھروں اور کھیتوں کو تباہ و برباد اور ۱۲۰۰۰ نعموت کی نیند سلا دیا تھا۔ گردش ایام کی سماں سینچائی اور سالابوں کی صفائی، ماہی گیروں کی تعمیر نو، ہنگری اور ایکسسورا جیسی تیزیوں نے طویل نیز اوسط مدتی باز راحت رسانی ممکن کر دی گھروں اور اسکلوں کی تعمیر نو، گھروں کو بیدار کیا ہے۔ کینے، کرائی، گول، فوفو دری ہوئی یہ عورتوں، ہدی کی ٹوکریاں اور سومب بیتاں بنانے، کپڑے سے بینے پیشہ و رانہ تربیت کے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ اسکوں بے گھر افرادی باز اور جلد سازی کے کام کر رہی ہیں۔ لامکوں بے گھر افرادی باز

نوجوان امریکی رضا کار

لورین ایلیسی پرنس

کرسمس کے ایک دن کے بعد جنوبی ایشیا میں جو سمندری سیالاب سماں آیا تھا اس نے عارضی طور پر ہی سی نام امریکیوں کو متاثر کیا ہم نے اس قدر تی آفت کی خربزی اور تھری دی کے بعد پوری دنیا کے ان گنت لوگوں کی طرح میں اپنے خاندان کے ساتھ ٹیلی ویشان کے سامنے بیٹھی تباہی کے سارے مناظر دیکھ رہی تھی۔ اس خیال کا میرے ذہن میں سماں ہی ناممکن تھا کہ یہ ہزاروں چند منٹوں کے اندر صفویتی سے مٹ گئے۔ خیروں میں بار بار ایک نام آرہتا چلی چلی۔ میرے خاندان کے لئے اس نام کے ایک خاصی معنی میں۔ میری والدہ نے ایسا نام، جارجیا کی ایک خاتون تھیں کیونکہ وہ اس کے ساتھ کام کیا تھا۔ تینی ڈوگلیں نے حال ہی میں چھٹی میں ایک یتیم خانہ قائم کیا ہے۔ میری والدہ کے ذہن میں فورائی یہ خیال آیا کہ وہ یتیم خانہ سماں کے راستے میں ہے۔ فون پر تینی کو بتایا کہ اگر چہ وہ یتیم خانہ ساحل سمندر سے محض چند صد میٹر کی دوری پر واقع ہے مگر وہاں کے قام پرچھوٹی ہیں۔ تینی پاس کے ایک دوسرے یتیم خانے کے تقریباً تمام پچھے ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہم لوگوں کو یہ معلوم ہوا کہ ساحل کے کنارے واقع ماہی گیروں کے کاموں کی بھی خشی نہیں۔ میرے ذہن میں جذامیوں کی کاموں میں ہمارا کام بہت زیادہ دشوار تھا۔ تینی خیالیں یہ کہ کشیدیہ اپنی اگر اندر کام کر رہے تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص ایسے کسی جذامیوں کی کاموں میں ہمارا کام بہت زیادہ دشوار تھا۔ تینی خیالیں یہ کہ شیدیہ اپنی اگر اندر کام کر رہے تھے۔ ہم میں سے کوئی بھی شخص ایسے کسی مرضی کے اس سے پہلے بھی قریب نہیں رہا۔ شروع میں ہم لوگ ان کاموں کے باشندوں کے پاس جانے سے ڈر رہے تھے۔ ان کوچھ نے کی تو باتیں درکاریں۔ تینیں ہمارے ندیشی پیدا کیتھیں ہی فرا کافور ہو گئے کہ محبت اور مدد کے جذبے کے تحت بارہ سے آنے والوں کو دیکھ رہا لوگ تھے۔ اپنے اپنے بچوں کے پر جوش ہو گئے ہیں۔ ہم لوگوں نے جذامیوں کی اجتماعی ضرورت کے مطابق مدد کی۔ ان کو خود نیل اور خود انحصار بنا نے کے لیے ہم نے ان کے لیے کیلئے کے پیڑ بوئے۔ تینی ان کی ذاتی طور پر مدد ہمارے کوششوں کا بہترین حصہ تھی۔ میرے اس دورے کا سب سے نمایاں کام اور میری زندگی کا انتہائی یادگار کام یہ ہے کہ میں نے ایک ایسی عورت کے بالوں میں لٹکھی کی جو جذام کی وجہ سے اپنے دنوں ہاتھ اور دنوں پاؤں کو نوٹھی ہے۔ اس وقت تک مجھے اس کا اندزادہ ہی نہیں تھا کہ محبت کے جذبے کے بہت چھوٹے چھوٹے اظہار بھی کسی کے لیے بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ □



لورین ایلیسی (ایلی) پرنس سونامی متاثرین کے لئے اپنا وقت اور توانائی لگاتی ہوئی۔ یہاں ایلی کو چنئی میں رائٹنگ اسٹار آٹ ریچ آر فینچ کے بچوں کے ساتھ اپنا وقت گزارتے دیکھا جا سکتا ہے

مصنفہ کے بارے میں: لورین ایلیسی پرنس پولو میک، میری لینڈ میں طالبہ ہیں

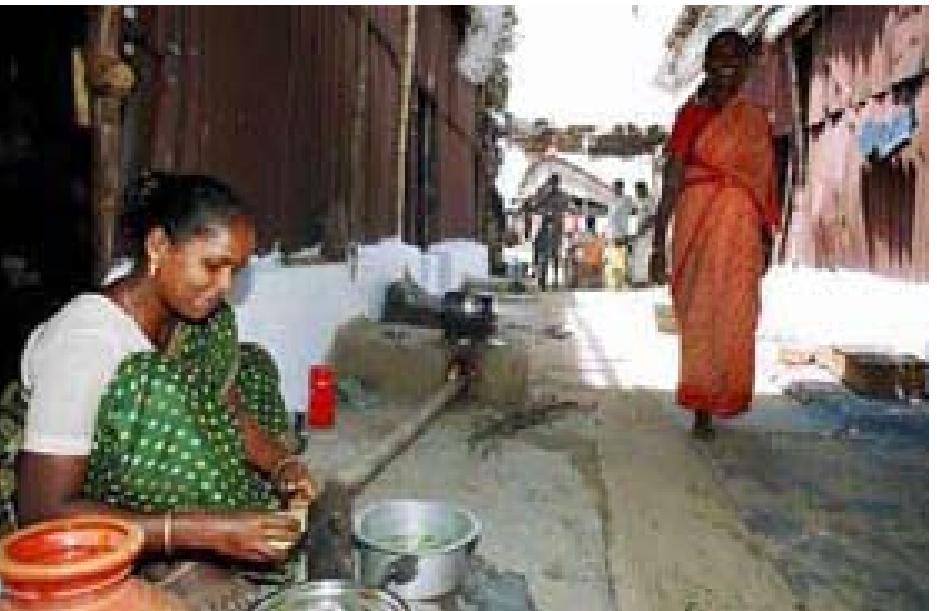


اپنی مدد آپ گروپ نے سنامی سے متاثرہ خواتین میں چھوٹی موٹی کام کرنے کی تربیت فراہم کرنے کے ذریعہ نہایت اہم روں ادا کیا ہے۔ کہ ریوٹھی (تصویر میں دائیں) اس گروپ کی فائدہ ہیں۔ نیچے زرینہ اور نسیمه عارضی کیپ میں سلاسلی کثائی کی تربیت کے بعد آمدنی کے حصول میں مصروف ہے۔ یہ ایسے ایڈن نے یہ انتظام ناگا پتمنہ کے آئی ای کیپ میں کیا ہے۔ دائیں: ناگا پتمنہ کے ایک عارضی اسکول میں بچے تعلیم حاصل کرتے ہوئے۔



اور بے روکاروں کوئی راہیں دکھائی ہیں۔ کرائی جیسی کچھ نظیمیں طویل مدی ہاڑا کاری اور لوگوں کی زندگیوں میں بہتری کے لئے کوشش ہیں۔ اس کا نتیجہ جس کا نصب اعین یہ ہے کہ کوئی تعلیم سے محروم نہ رہ جائے، سماں سے پیدا شدہ موقع کو استعمال کرنے کے لئے چھوٹے اسکول نہ جانے والے بچوں کے اندر راج کی ہمچھیدی ہے۔ فریچ ایجنٹی فور میڈیکل کو آپریشن اینڈ ڈولپنٹ یا کیٹیڈنے ۳۰۰،۰۰۰ روپے میں شامل ایک ایڈن کی گرانٹ ۲۵٪ اپنی مدد آپ گروپ میں قیمت کر کے ایسیں اس قابل بنا لیکے ۵۰٪ وہ اس کے لئے چھوٹے ناگا پتمنہ کے ضلع لکھر، جسے رادھا کرشن کہتے ہیں، ”بیک اور دوسرا میں کیستیوں کی مرمت کرائی ہے، سے قرض دیکر ان کی مدد کر سکتے ہیں۔“ دوسرا میں، ماہی گیروں کے نہ صرف اپنی کشیاں اور اپنے جال کوہ دئے تھے بلکہ سمندر میں جانے کا اپنا عزم واراہہ بھی ہاڑ بیٹھتے تھے۔ چاروناچار ماہی گیروں کی اس سبقتی میں، عورتوں نے آمدی کے دوسرا ذرائع تعلق حاصل کرنے شروع کر دئے۔ لیکن ان کے پاس ایسا کوئی ہمہ بھی نہ تھا۔ کرائی نے فوڑا محصول کر لیا کہ ہمہ اور تجھے کی کی کی وجہ سے عورتوں اور لڑکوں کا ماتعا بazar بننے، قرض کے بوجھتے دینے اور دوسرا قرض کے احتصال کا نشانہ بننے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ چنانچہ اس نے پانچ گاؤں میں ۱۰۰ عورتوں کا ایک تریتی پروگرام شروع کر دیا۔ میں کے اوائل میں، مالیاتی میختجہ تربیت کے لئے ۵۰ عورتوں پر مشتمل ایک مرکزی گروپ کی تشکیل کی گئی تھی۔

بیس سالہ مالا ناگر، جس کے باب کو سنا نے کہنے والے کر دیتھا، ایسا ہی ایک اپنی مدد آپ گروپ چلا رہی ہے جو عورتوں کو مختلف ہمہ بچوں کے نہ صرف اپنی ترمیم کرتا ہے۔ اس کی ماں مچھلی بچتے ہیں لیکن مالا ناگا پتمنہ میں اچارچت کر اپنی ماں کو مالی تعاون دیتی ہے۔ اس نے یہ ناگا پتمنہ میں اچارچت کر اپنی ماں کو اخشار اچار کے لئے ۵،۰۰۰ روپے تک کا ملٹی ہے۔ اس کی آمدی میں اس اخشار پر مدد کا اخشار اچار کے لئے ملنے والے آڑوں اور موسم پر ہوتا ہے۔ ایکیڈن کی پروگرام کو آڑنیزیر کہتی ہیں، ”میں در حقیقت بہت متاثر ہوں۔ ان عورتوں کو روزانہ کس قدر کام کرنا پڑتا ہے۔ اپنے گھر کی دیکھ بھال کرنا، پانی بھرا کرنا، کھیتوں کو جانا



اوپر: ایک عورت یوایس ایڈ کے تعاون سے بروجیکٹ کنسن انٹرنیشنل کے ذریعہ بنائے گئے شیلٹر میں کھانا پکانی ہوئی۔ اپر اور دائیں: مچبیر ناگا پشن کے مچہی بازار میں اپنے مچہی پکڑنے کے جال درست کر رہے ہیں۔ جالوں کی بھرپاری اور تباہ شدہ مکانوں کی ازسرن تیکر کے علاوہ بھی بہت کچھ کرنا ہے، چنانچہ ہم نے گاؤں کے تمام باشندوں بالخصوص عورتوں کو ساتھ لیا اور کام شروع کر دیا۔“ اب صورتحال یہ ہے کہ گاؤں کی عورتوں اپنے مستقبل کی منصوبہ سازی خود کر رہی ہیں۔ ایک ایسا مستقبل جس میں وہ اپنے کنبوں کی آمدی میں زیادہ اہم کردار ادا کرنے کے ساتھ

امریکی تعاون

امریکہ میں نہ صرف حکومت، تجارتی اداروں اور فلاحی تنظیموں نے بلکہ عام شہریوں نے بھی سماجی متاثرین کی آزاد پروفوری طور پر لیکے کہتے ہوئے قیدی المثال امداد ہیتاں کی۔ قوامِ تحدہ میں امریکی نمائندے سفیر ساچن سیو کے بقول عام شہریوں اور جنی کپنیوں کی امدادی رقم جنوری تک ۳۰۔۳ ملین ڈالر تک پہنچ گئی تھی۔ موقع ہے کہ امریکیوں کی مالی معاونت سال روائے کے اختتام تک ۲۰۰ میلین ڈالر کی بندی چھوڑ لے گی۔ ہندوستان، اندونیشیا، شری لانکا اور تھائی لینڈ جیسے متاثر ترین ممالک میں راحت اور بازاں اپارکاری کے انتظام و اصرام پر فوری توجہ مرکوز کی گئی۔ صدر جارج ڈبلیو. بوش نے متاثرین کی ضرورتوں کا اندازہ کرنے اور خیرخواہی کی کوششوں کو فروغ دینے والی ہمیں کی قیادت کرنے کے لئے سابق امریکی صدور، جارج بوش اور بیل کلینٹن کو ترقی کیا۔

کارپوریٹ برادری نے فوری توجہ دی۔ اوپلین عطیہ و ہندگان میں شیوران ٹکیکس کارپوریشن، بجزل ملائک، بیوی اسٹری ایڈ کپنی، ایپیٹ لیباریزیر، بجزل الکٹرک، پارکر ایڈنگ کپنیل، جونسن ایڈنگ جونسن، فائزر، کوکا کولا، سینٹ گریپ، وال مارٹ، امریکن ایکسپریس، پس کو، سکوسمز اور فیڈرل ایکسپریس کے نام قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ متعدد امریکی موسسات اور خیراتی تنظیموں میں ایڈ ملدن ایکس فاؤنڈیشن، دی کار بیکی فاؤنڈیشن اور دی گلوبل برسن ڈائیاگ وغیرہ نے بھی فوری اقدامات کئے۔

امریکی کی نامور شخصیتوں میں ملائی دوڑ اور کلینڈر پلک اور لیونارڈو ڈی کپر یا اور موسیقار ولیم نے بھی فیڈریشن کے۔ کیتھولک ریلیف سرومنز، کیئر، یوائی ایڈ، ورلڈ ویشن، آس فیم اور یونیٹ فور ہمیٹی جسی عالمی رضا کار تنظیموں نے جہاں ایک طرف تباہ شدہ مکانات کی ازسرن تعمیر شروع کی وہیں دوسری جانب انہوں نے باقی ماندہ افراد کے لئے کام کے بدے غذا کے پروگرام شروع کئے۔ کیفڈریشن آف انڈین انڈسٹری کی شریک کارفروڈ انڈیان نے تامل نادو کے کانچی پورم ضلع کے پنجی پور پیپریا پٹتم گاؤں کے ۲۲۵ کنبوں کی کفالات کی ذمہ داری لے لی ہے۔ ماہی گیروں کو فاہری ایسی کشتیاں دی گئیں جن میں انجن لگے ہوئے تھے۔ دن میں چند والا ایک بزرگی مرکز اور ایک پیشہ ورانہ ترمیتی مرکز کھولے گئے تاکہ عورتوں نے نئے ہمیکے کیں۔ □

ل. وی. این۔

